

ادبیات عزل

جناب آلم منطفہ نگرہی

بھلا کب تک کوئی تکلیف سنی رائگاں دیکھے
 وہی بوجارت ہر جلوہ ہستی، نظر جس کی
 وہ بچھے دور سے جو کچھ بھی لیکن چار تنکے ہیں
 میں ہوں بیگانہ ضبط و فاسح ہے مگر وہ بھی
 اسے تو پروی کرنی ہے رسم بزم ماتم کی
 نہ دے آزار کوئی زندگی میں خستہ حالوں کو
 کھلا ہم پر نہ راز عیش و غم گلزار ہستی میں
 نیاز و ناز کے ربط و فاسے دل بھی جہاں ہے
 بہاروں میں رہا جو بے نیاز رنگ و بوئے گل
 یہ اٹھنا بیٹھنا ہی اس کا تا منزل پہنچنا ہے
 توفیقِ محبت خود نگر ہو جائے گراںساں
 مال اندیش اس کو کون بچھے گا گلستاں میں
 ”دراے شاعری چیزے دگر“ جو دیکھنا چاہے

قفس کی تنگیوں میں رہ کے خوابِ ثیاں دیکھے
 محبت میں محبت کو حجابِ درمیاں دیکھے
 تریب آکر ذرا بجلی ہمارا آستیاں دیکھے
 ذرا انصاف سے اپنا طریق امتحاں دیکھے
 کسے رونا ہے کیوں رونا ہے کیوں خوش دیکھے
 زمیں کی گردشیں کیا کہہ رہی ہیں ہاں دیکھے
 بہاریں بھی کئی دیکھیں کئی دور خزاں دیکھے
 جبین شوق کو دیکھئے کہ سنگستاں دیکھے
 خزاں میں کیوں وہ انجامِ شاگلستاں دیکھے
 امیر کارواں سبھی غصباہ کارواں دیکھے
 نگاہِ دل سے دل میں کائناتِ وہجاں دیکھے
 زدوں میں بگلیوں کی جو فروغِ آتیاں دیکھے
 مری طرز سخن سمجھے مرالطعہ سیاں دیکھے

شادے زندگی میں لے آلم ہستی فانی کو
 ہر اک عالم میں تا اس بے نشاں کا تو نشاں دیکھے